بیس تراویح اور احناف کا مسلک

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

سوال:

آج کل بعض غیر مقلدین کی طرف سے یہ سننے میں آرہاہے کہ حنفی علماء بھی آٹھ رکعات تراویح کے قائل تھے اوران قائلین میں بڑے بڑے حضرات علماء ہیں مثلا: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام ابن ہمام رحمہ اللہ، علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ، امام طحطاوی رحمہ اللہ، ملا علی قاری رحمہ اللہ، علامہ عبد الحئ لکھنوی رحمہ اللہ، علامہ سیوطی رحمہ اللہ، علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ وغیرہ یہ تمام حضرات آٹھ رکعات تراویح کے قائل تھے اور بطور دلائل کے یہ حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔

مثلا امام ابو حنیفہ کے متعلق یہ حوالہ دیتے ہیں:

1: عن ابی حنیفة رحمہ اللہ عن ابی جعفر ان صلوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل کانت ثلث عشرة رکعةً منھن ثلاث رکعات الوتر ورکعتا الفجر۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ؛ ابو جعفر سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعتیں ہوا کرتی تھی جس میں تین وتر اور دو فجر کی سنتیں شامل تھیں۔

(مسند امام اعظم ص187 باب التہجد)

2: امام ابن ہمام کے بارے میں کہتے ہیں:

امام ابن ہمام حنفی رحمہ اللہ نے ام المومنین رضی اللہ عنہا والی حدیث سے نتیجہ نکالا ہے: فتحصل من ھذا کلہِ قیام رمضان سنته احدی عشر رکعةً بالوتر فعله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(فتح القدیر شرح ہدایہ ج1 ص334 طبع مصر)

www.ahnafmedia.com

حاصل بحث یہ ہے کہ نماز تراویح وتر سمیت گیارہ رکعات ہی سنت ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قدر نماز تراویح ادا کی۔قال ابن همام ان ثمانية ركعات سنة مؤكدة۔

(العرف الشذی ج1 ص166)

3: علامہ ابن نجیم حنفی: ابن نجیم المصری حنفی اپنی کتاب ” بحر الرائق “ میں فرماتے ہیں:وقد ثبت ان ذلك كان احدى عشرة ركعة بالوتر كما ثبت فى الصحيحين من حديث عائشة فيكون المسنون على اصول مشائخنا ثمانية منها ۔

(بحر الرائق ج2 ص66)

4: امام طحطاوی نے بھی در مختار میں یہی لکھا ہے جو امام ابن ہمام سے منقول ہے۔

5: ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اعلم انه لم يوقت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فى التراويح عدداً معينا بل لا يزيد فى رمضان ولا فى غيره على احدىٰ عشرة ركعةً

(مرقاۃ شرح مشکوۃ)

6: علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:وكان النبى صلى الله عليه وسلم قيامه بالليل هووتره يصلى بالليل فى رمضان وغيره احدى عشر ركعةً

علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لم يثبت انه صلى الله عليه وسلم صلى عشرين ركعة والوجه الثانى انه قد ثبت فى صحيح البخارى وغيره ان عائشة سئلت عن قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فى رمضان فقالت ما كان يزيد رمضان ولا فى غيره على احدى عشرة ركعة

المصابیح فی الصلوۃ التراویح ص603

www.ahnafmedia.com

:7 مولانا عبد الحئی لکھنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

آٹھ رکعتیں اور تین رکعات وتر با جماعت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین راتوں سے زیادہ منقول نہیں اس لئے کہ امت پر نماز تراویح فرض نہ ہو جائے۔

مجموعہ فتاوی ج1 ص354

8 : سید محمد انور شاہ کشمیری حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی ثابت ہے کہ حضور کی تراویح آٹھ رکعات ہے :ولامناص من تسلیم ان تراویحہ علیہ السلام کانت ثمانیۃ رکعات۔

(العرف الشذی ج1ص101،166)

:9 مولانا اشفاق الرحمٰن کاندھلوی رحمہ اللہ کشف الغطاء تعلیق مؤطا مالک ص96 میں لکھتے ہیں قال الکرمانی اتفقوا علی ان المراد بقیام رمضان صلوۃ التراویح کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بالاتفاق قیام رمضان سے مراد نماز تراویح ہے۔ما جاءَ فی قیام شہر رمضان ویسمی التراویح کما تقدم قال الکرمانی اتفقو اعلی ان المرادبقیام رمضان التراویح وبہ جزم النووی وغیرہ.

(ص97 کشف الغطا)

یہ وہ مذکورہ حوالاجات ہیں جن کے پیش نظر کہتے ہیں کہ حنفی علماء بھی آٹھ رکعات تراویح کے قائل تھے۔مذکرہ بالا حوالوں کی روشنی میں وضاحت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کیاواقعی ان حضرات کایہی موقف تھاجو اوپر بیان ہوایا۔۔۔؟

السائل کاشف احمد، گجرات

الجواب بعون الوہاب:

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیشہ اہل حق اہل السنۃ والجماعۃ سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے آپ نے سوال میں جن بعض اکابر کے نام لیے ہیں یقینا وہ

www.ahnafmedia.com

اہل السنۃ والجماعۃ سے تعلق رکھتے ہیں اور جمہور اہل علم کے ساتھ متفق ہیں اللہ ہم سب کا انہی کے ساتھ تعلق قائم ودائم رکھے۔

1: امام اعظم ابو حنیفہ کا مسلک:

مسند امام اعظم سے جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث نقل کی ہے وہ تہجد کے متعلق ہے نہ کہ تراویح کے۔ خود حدیث میں صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل کے الفاظ موجود ہیں جن کا معنیٰ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعات ہوتی تھی اور رات کی نماز سے مراد تہجد ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد تیرہ رکعات ہوتی تھی وتر بھی اس میں شامل ہوتے تھے۔

حدیث مبارکہ میں لفظ صلوۃالنبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل اس بات کی واضح دلیل ہے کہ امام صاحب تو نماز تہجد کی رکعات ثابت کر رہے ہیں نہ کہ نماز تراویح کی۔

مناسب ہے کہ آپ کے سامنے امام صاحب رحمہ اللہ کا مسلک بھی نقل کر دیا جائے تاکہ بات کھل کر سامنے آجائے۔ کتاب الآثار لابی یوسف میں روایت موجود ہے ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان الناس کانو ایصلون خمس ترویحات فی رمضان۔

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حماد سے وہ ابراھیم سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک لوگ رمضان میں پانچ ترویحے یعنی بیس رکعات پڑھاتے۔

فتاوی قاضی خان میں ہے: التراویح سنۃ مؤکدۃ للرجال والنساء توارثھا الخلف عن السلف من لدن تاریخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ یومنا وھٰکذا روی الحسن عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ انھا سنۃ لاینبغی ترکھا ....وقد واظب علیھا الخلفاء الراشدون رضی اللہ عنھم وقال علیہ السلام علیکم بسنتی وسنۃالخلفاء من بعدی۔

(فتاویٰ قاضی خان برھامش فتاویٰ عالمگیریہ ج1ص332)

www.ahnafmedia.com

ترجمہ: نماز تراویح مردوں اور عورتوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک ہر دور کے اخلاف (بعد والوں) نے اپنے اسلاف (پہلے والوں) سے اس کو توارث سے پایا ہے اور اسی طرح حسن رحمہ اللہ نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ بے شک تراویح سنت ہے اس کو چھوڑنا، نامناسب ہے، پھر لکھتے ہیں: مقدار التراویح عند اصحابنا والشافعی رحمہ اللہ ماروی الحسن عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ قال القیام فی شھر رمضان سنۃ لاینبغی ترکھا یصلی اھل کل مسجد فی مسجدھم کل لیلۃ سوی الوتر عشرین رکعۃ خمس ترویحات بعشر تسلیمات یسلم فی کل رکعتین۔

(فتاویٰ قاضی خان ص234)

ترجمہ: تراویح کی مقدار ہمارے اصحاب وامام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو حسن رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرمایا قیام رمضان (تراویح) سنت ہے اس کو ترک کرنا، نامناسب ہے۔ ہر مسجد والے اپنی مسجد میں ہر رات وتروں کے علاوہ بیس رکعات تراویح پڑھیں۔ پانچ ترویحے۔ دس سلاموں کے ساتھ اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیں۔

بدایۃ المجتہد میں ہے: فاختار مالک فی احد قولیہ وابو حنیفۃ والشافعی و احمد وداؤد رحمھم اللہ القیام بعشرین رکعۃ سوی الوتر۔

(بدایۃ المجتہد ج1 ص210)

ترجمہ: امام مالک رحمہ اللہ نے اپنے دو قولوں میں سے ایک میں اور امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور داؤد ظاہری نے بیس رکعات تراویح کا قیام پسند کیا ہے، سوائے وتر کے۔

رحمۃ الامت میں ہے:

www.ahnafmedia.com

فالمسنون عند ابی حنیفة والشافعی و احمد رحمهم الله عشرون رکعةً۔
(رحمۃ الامت ص23)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے نزدیک مسنون تراویح بیس رکعات ہیں۔

محترم قارئین! فقہ حنفیہ کے تمام متون اور شروحات میں التراویح عشرون رکعات اور خمس ترویحات کی تصریح موجود ہے لیکن اتنی بڑی تصریحات کے باوجود معترضین کا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نام پر عوام الناس کو دھوکہ دینا اور ان کی طرف آٹھ رکعات تراویح کی جھوٹی نسبت کرنا نہایت تعجب خیز ہے اور حیران کن۔

2: امام ابن ہمام کا شاذ قول:

محترم قارئین مذکرہ بالا امام ابن ہمام کے قول کی حیثیت شاذ اور مرجوح ہے اور ان کا ذاتی تفرد ہے ہمارے علماء اہل السنت اس کی تصریح بارہا کر چکے ہیں کہ شاذ اور تفرادت کا کوئی اعتبار نہیں چنانچہ امام ابن ہمام رحمہ اللہ کے عظیم شاگرد علامہ قاسم بن قطلوبغا فرماتے ہیں: لاعبرة بابحاث شیخنا یعنی ابن الهمام التی خالفت المنقول یعنی فی المذهب۔

(شامی ج1 ص225)

ترجمہ: ہمارے شیخ ابن ہمام رحمہ اللہ کی وہ بحثیں جن میں منقول فی المذہب مسائل کی مخالفت ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

باقی معترضین کا یہ کہنا کہ امام ابن ہمام آٹھ رکعات تراویح کے قائل ہیں یہ بات سراسر بد دیانتی ہے ہے کیونکہ امام ابن ہمام آٹھ رکعات تراویح کے قائل نہیں بلکہ وہ بھی پوری امت کی طرح بیس رکعات تراویح کے قائل ہیں۔

چنانچہ لکھتے ہیں:

www.ahnafmedia.com

ثم استقر الامر علی العشرین فانه المتوارث۔

(فتح القدیر ج1ص407)

یعنی بالآخر تراویح کے مسئلہ نے بیس رکعات پر استقرار پکڑا پس عمل توارث کے ساتھ چلا آرہا ہے۔

امام ابن ہمام رحمہ اللہ بیس رکعات تراویح کے ہی قائل ہیں البتہ ان کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کو مستحب سمجھنا اور تہجد وتراویح کی الگ الگ حدیثوں کو ایک دوسرے کا معارض سمجھنا شاذ، خلافِ اجماع ہے اور تفرد ہے۔

اہل السنت والجماعت کا اصول ہے: وان الحکم والفتیا بالقول المرجوح جھل وخرق للاجماع

(در مختار ج1ص31)

یعنی قاضی کا حکم کرنا یا مفتی کا فتویٰ دینا مرجوح قول پر جہالت اور اجماع کی مخالفت ہے۔ یعنی باطل اور حرام ہے۔

3: **ابنِ نجیم حنفی کا مسلک:**

ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ کے بارے میں بھی معترضین ان کی ایک عبارت سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ آٹھ رکعات تراویح کے قائل تھے حالانکہ امام ابن نجیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قوله عشرون ركعة" بيان لكميتها وهو قول الجمهور لما فی المؤطا عن يزيد بن رومان قال كان الناس يقومون فی زمن عمر بن الخطاب رضی الله عنه بثلاث وعشرين ركعة وعليه عمل الناس شرقاً وغرباً۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق ج2ص66)

ترجمہ: مصنف کا قول ہے کہ تراویح بیس رکعات ہے یہ نماز تراویح کے عدد کا بیان ہے کہ وہ بیس رکعات ہے اور یہی جمہور کا قول ہے اس لئے کہ مؤطا امام مالک رحمہ اللہ

www.ahnafmedia.com

میں یزید بن رومان رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ 23 رکعات پڑھتے تھے (بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر) مشرق اور مغرب میں لوگوں کا اسی پر عمل ہے۔

4:امام طحطاوی کا مسلک:

امام طحطاوی حنفی رحمہ اللہ آٹھ رکعات تراویح کے قائل نہیں بلکہ وہ بھی دوسرے علماء احناف کی طرح بیس کے قائل ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ بیس رکعات تراویح پر توارث کے ساتھ اجماع ہے۔

(طحطاوی ج1ص468)

5:ملا علی قاری حنفی کا مسلک:

ملا علی قاری رحمہ اللہ کے نام سے جو عبارت پیش کی گئی وہ عبارت ملا علی قاری رحمہ اللہ کی نہیں بلکہ انہوں نے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ حنفی بذات خود بیس رکعات تراویح کے قائل ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

لکن اجمع الصحابة علی ان التراویح عشرون رکعةً

یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیس رکعات تراویح پر اجماع ہے۔

(مرقاۃ ج3ص194)

اسی طرح ملا علی قاری رحمہ اللہ نے شرح نقایہ ص 104 میں بھی بیس رکعات تراویح پر اجماع نقل کیا ہے۔

6:امام سیوطی کا مسلک

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ بیس رکعات تراویح کے قائل ہیں، چنانچہ امام موصوف؛ علامہ سبکی رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

ومذھبنا ان التراویح عشرون رکعةلما روی البیھقی وغیرہ بالا سناد الصحیح عن

www.ahnafmedia.com

السائب بن یزید الصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال کنا نقوم علی عهد عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه بعشرین رکعة والوتر۔

(الحاوی للفتاویٰ ج1ص350)

اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ نماز تراویح بیس رکعات ہے اس لیے کہ بیہقی وغیرہ نے صحیح اسناد کے ساتھ حضرت سائب بن یزید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بیس رکعات تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔ پھر لکھا ہے: استقر العمل علی ھذا۔ یعنی بالآخر بیس رکعات تراویح پر عمل پختہ ہوا یعنی خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیس رکعات پر اتفاق اور اجماع کیا ہے۔

اور پھر بعض لوگ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کو اپنا ہم خیال سمجھ کر ان کی یہ عبارت نقل کر دیتے ہیں: واما ما رواہ ابن ابی شیبة من حدیث ابن عباس رضی اللہ عنهما کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصلی فی رمضان عشرین رکعةً والوتر فاسنادہ ضعیف وقد عارضه حدیث عائشة ھذا الذی فی الصحیحین مع کونها اعلم بحال النبی صلی اللہ علیه وسلم لیلا من غیرها واللہ اعلم۔

(فتح الباری ج4ص319)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ مسئلہ تراویح میں امام شافعی رحمہ اللہ کے سچے پیروکار تھے اور شافعیہ کا بیس رکعات تراویح پر اتفاق چلا آرہا ہے۔

امام موصوف؛ امام رافعی رحمہ اللہ کے واسطے سے نقل کرتے ہیں: انه صلی اللہ علیه وسلم صلی بالناس عشرین رکعة لیلتین فلما کان فی اللیلة الثالثة اجتمع الناس فلم یخرج الیهم ثم قال من الغد خشیت ان تفرض علیکم فلا تطیقونها

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں "متفق علی صحته" اس کی صحت پر تمام

www.ahnafmedia.com

محدثین کا اتفاق ہے۔

(تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافع الکبیر ج1ص540)

معلوم ہوا حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے نزدیک جس روایت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیس رکعات تراویح پڑھنا ثابت ہے اس کی صحت پر محدثین کا اتفاق ہے۔

7:علامہ عبدالحئ لکھنوی کا مسلک :

مولانا عبدالحئ رحمہ اللہ کے مجموعہ فتاویٰ سے سوال اور جواب ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: حنفیہ بست رکعت تراویح سوائے وتر میخوانند و در حدیث صحیح از عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وارد شدہ ماکان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدیٰ عشرۃ رکعۃ پس سند بست رکعت چیست؟

جواب: روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا محمول بر نماز تہجد است کہ در رمضان و غیر رمضان یکساں بود و غالباً بعد یازدہ رکعت مع الوتر بر سند و دلیل بریں محل آنست کہ راوی ایں حدیث ابو سلمہ است در نیہ ایں حدیث میگوید قالت عائشہ رضی اللہ عنہا فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنام قبل ان توتر قال یا عائشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی کذا رواہ البخاری و مسلم و نماز تراویح در عرف آں وقت قیام رمضان مے گفتند و حد صحاح ستہ بروایات صحیحہ مرفوعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعین عدد قیام رمضان مصرح نشدہ این قدر ہست کہ قالت عائشہ کان رسول اللہ یجتھد فی رمضان مالا یجتھد فی غیرہ رواہ مسلم لیکن در مصنف ابن ابی شیبہ و سنن بیہقی بروایت ابن عباس وارد شدہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی فی رمضان جماعۃ بعشرین رکعۃ والوتر و رواہ البیہقی فی سننہ باسناد صحیح عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون فی عھد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی

شهر رمضان بعشرين ركعة۔

(مجموعہ فتاوی مولانا عبد الحئی لکھنوی رحمہ اللہ ص 59,58)

اس عبارت میں وضاحت کے ساتھ مولانا عبد الحئی لکھنوی رحمہ اللہ فرمارہے ہیں کہ بیس رکعات تراویح صحیح اسناد کے ساتھ ثابت ہے اور امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت تہجد پر محمول ہے پھر بھی ان کے نام لے کر یہ کہنا کے وہ آٹھ رکعات تراویح کے قائل تھے بہر حال ہماری سمجھ سے دور ہے۔

مولانا موصوف اپنی ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں: ان مجموع عشرين ركعة فى التراويح سنة موكدة لانه مما واظب عليه الخلفاء وان لم يواظب عليه النبى صلى الله عليه وآله وسلم وقد سبق ان سنة الخلفاء ايضاً لازم الاتباع وتاركها آثم و ان كان اثمه دون اثم تارك السنة النبوية فمن اكتفى على ثمان ركعات يكون مسيئاً لتركه سنة الخلفاء وان شِئت ترتيبه على سبيل القياس فقل عشرون ركعة فى التراويح مما واظب عليه الخلفاء الراشدون وكل ما واظب عليه الخلفاء سنة موكدة ثم تضمه مع ان كل سنة موكدة ياثم تاركها فينتبع عشرون ركعة يا ثم تاركها و مقدمات هذا القياس قد ا ثبتنا ها فى الاصول السابقه۔

(تحفۃ الاخیار فی احیاء سنۃ سید الابرار ص209)

ترجمہ: تراویح میں بیس رکعات سنت مؤکدہ ہیں اس لئے کہ اس پر خلفائے راشدین نے مداومت کی ہے اگرچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مداومت نہیں کی اور پہلے بتایا جاچکا ہے کہ خلفاء راشدین کی سنت بھی واجب الاتباع ہے اور اس کا چھوڑنے والا گنہگار ہے اگرچہ اس کا گناہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ترک کرنے والے سے کم ہے لہٰذا جو شخص آٹھ رکعات پر اکتفاء کرے وہ برا کام کرنے والا ہے کیونکہ اس نے خلفا راشدین کی سنت ترک کردی اگر تم قیاس کے طریقے پر اس کی

www.ahnafmedia.com

ترتیب سمجھنا چاہو تو یوں کہو بیس رکعات تراویح پر خلفاء راشدین نے مواظبت کی اور جس پر خلفاء راشدین نے مواظبت کی ہو وہ سنت مؤکدہ ہے لہٰذا بیس رکعات تراویح بھی سنت مؤکدہ ہے پھر اس کے ساتھ یہ بھی ملاؤ کہ سنت مؤکدہ کا تارک گنہگار ہوتا ہے لہٰذا بیس رکعات کا تارک بھی گنہگار ہو گا۔ اس قیاس کے مقدمات ہم اصول سابقہ میں ثابت کر چکے ہیں۔

قارئین! مولانا عبد الحئی لکھنوی رحمہ اللہ تو فرماتے ہیں کہ آٹھ رکعات تراویح پڑھ کر باقی رکعتوں کو چھوڑنے والا گنہگار ہے کیونکہ بیس رکعات تراویح سنت مؤکدہ ہے۔

مولانا عبد الحئی لکھنوی رحمہ اللہ ہدایہ کے حاشیہ پر رقمطراز ہیں: فمودی ثمان رکعات یکون تارکاللسنۃ المؤکدہ۔

(حاشیہ ہدایہ ج1 ص131 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

یعنی صرف آٹھ رکعات تراویح ادا کرنے والا سنت مؤکدہ کا تارک (گناہ گار) ہے کیونکہ سنت مؤکدہ کو ترک کرنا گناہ ہے۔

علاوہ ازیں مولانا عبد الحئی لکھنوی رحمہ اللہ نے مؤطا امام محمد کے حاشیہ پر لکھا: بیس رکعات تراویح پر اجماع ہے اور نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے۔

8: علامہ انور شاہ کشمیری کا مسلک:

امام العصر خاتم المحدثین علامہ انور شاہ کشمیری خود بیس تراویح کے قائل ہیں اور آٹھ رکعات پڑھنے والے کو سواد اعظم (اہل السنت والجماعت) سے خارج سمجھتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں: واما من اکتفیٰ بالرکعات الثمانیہ وشذ عن السواد الاعظم وحبل یرمیھم بالبدعۃ فلیر عاقبۃ۔

(فیض الباری شرح صحیح بخاری ج3 ص181)

www.ahnafmedia.com

یعنی جو شخص آٹھ رکعات پر اکتفا کر کے سواد اعظم سے کٹ گیا اور سواد اعظم کو بدعتی کہتا ہے وہ اپنا انجام سوچ لے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں: لم یقل احد من الائمۃ الاربعۃ باقل من عشرین رکعۃ فی التراویح والیہ جمھور الصحابۃ رضی اللہ عنھم ...وقال ابن ھمام ان ثمانیۃ رکعات سنۃ مؤکدۃ وثنتی عشر رکعۃً مستحبۃ وماقال بھذا احد اقول ان سنۃ الخلفاء الراشدین ایضاًیکون سنۃ الشریعۃ لما فی الاصول ان السنۃ سنۃ الخلفاء وسنۃ علیہ السلام وقد صح فی الحدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین فیکون فعل الفاروق الاعظم ایضاسنۃً...ففی التاتارخانیۃ سئل ابو یوسف ابا حنفیۃ رحمہ اللہ ان اعلان عمر بعشرین رکعۃً ھل کان لہ عھد منہ علیہ السلام قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ ما کان عمر مبتدعا ای لعلہ یکون لہ عھد فدل علی ان عشرین رکعۃً لا بدلہ من ان یکون لھا اصل منہ علیہ السلام ...واستقر الامر علی عشرین رکعۃً۔

(العرف الشذی علی ھامش الترمذی ج1 ص99،100)

ترجمہ: ائمہ اربعہ میں سے کسی نے نہیں کہا کہ نماز تراویح بیس رکعات سے کم ہے اور اسی طرف جمہور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم گئے ہیں اور ابن ہمام رحمہ اللہ نے جو کہا ہے کہ آٹھ رکعات سنت مؤکدہ ہے اور بارہ رکعات مستحب ہے اور یہ بات کسی اور نے نہیں کہی (یعنی ابن ہمام رحمہ اللہ کا تفرد ہے)

میں کہتا ہوں کہ خلفاء راشدین کی سنت بھی شریعت کی سنت ہے کیونکہ اصول میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور خلفاء راشدین کی سنت، سنت ہے اور یہ بات صحیح حدیث میں ہے کہ تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین مھدیین کی سنت لازم ہے، فاروق اعظم کا عمل بھی سنت ہے۔ فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے امام ابو

www.ahnafmedia.com

یوسف رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بیس رکعات تراویح کا اعلان کیا ہے کیا انہوں نے اس کا علم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پایا ہے؟ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (معاذ اللہ) مبتدع نہیں تھے یعنی شاید ان کے پاس اس کا علم تھا یہ بات دلالت کرتی ہے کہ لامحالہ بیس رکعات تراویح کی اصل خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور تراویح کا استقرار بیس رکعات پر ہے۔

9: مولانا اشفاق الرحمن کاندھلوی کا مسلک:

مولانا موصوف بیس رکعات تراویح کے قائل ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں: والظاھر عندی مارجحہ ابن عبدالبر لان جل المروایات نص فی انہا کانت عشرین رکعۃ۔

(کشف الغطاء حاشیہ مؤطا امام مالک ص98)

میرے نزدیک بھی بات وہی ہے جس کو ابن عبد البر نے ترجیح دی ہے بیس رکعات تراویح کیونکہ بڑی بڑی روایات اس بارے میں واضح ہیں کہ نماز تراویح بیس رکعات ہے۔

مندرجہ بالا دلائل سے یہ معلوم ہوا کہ علمائے اہل السنت والجماعت بالخصوص علمائے احناف کو آٹھ رکعات تراویح کا قائل ماننا سراسر ناانصافی ہے۔ تمام علمائے احناف کثر اللہ سوادھم امت مرحومہ کے اجماعیت کو تسلیم کرتے ہوئے 20 رکعات تراویح ہی ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انہیں کے نقش قدم پر چلائے۔

توفنا مسلما والحقنا بالصالحین۔ آمین یارب العالمین

www.ahnafmedia.com